B.A. part - III
Paper - VI
page - I
section - prose
Date - 22.08.20

Topic - Novel aur Zindagi Ke Darmayan Rishta

ناول اور زندگی کے درمیان رشتہ

انسانی تہذیب و تمدن کی ارتقائی داستان میں جس تحریر کا نام ناول ہے جس نے داستانوں اور قصوں کے ابتدائی مرحلے سے گذر کر ایک مستقل ادبی لباس اختیار کر لیا ہے۔

ناول میں انسانی معاشرہ کی تصویر، واقعات، حالات، افکار کی شکل میں مرتب کی جاتی ہے۔ ناول نگار انسانوں کی زندگی کو بہت قریب سے دیکھتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مشاہدات کو یکجا کر کے ناول بناتا ہے۔

بقول ڈاکٹر احسن فاروقی -

" ناول ایک واحد صنف ادب ہے جس کا موضوع انسانی زندگی ہے "

ناول انسانی خیالات اور جذبات کو پیش کرنے کے لئے ایک عظیم ترین صنف ادب ہے۔ ناول حقیقی زندگی کا عکاسی کے ساتھ ساتھ وقت اور حالات کی بھی شرح کرتا ہے۔
ناول میں زندگی کے مسائل، افراد اور کردار کے ذریعہ پیش کئے جاتے ہیں۔

فن کار ناول کے اندر زندگی کے ہر ایک پہلو کی تصویر پیش کرتا ہے۔ بلکہ وہ زندگی کے پوشیدہ اور مبہم رازوں کو بھی افشا کرتا ہے۔ عموماً ناول میں حقیقی زندگی نہیں بلکہ زندگی کا عکس موجود ہوتا ہے۔
ناول میں کردار نگاری کے ذریعہ زندگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس لئے ناول کے کردار کو زندگی کے مطابق منتخب کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسے افراد جو معاشرتی زندگی میں بے معلوم ہیں۔ ان کا ذکر ناول میں خوشنما اور دلچسپ ہو جاتا ہے۔ اس طرح ناول نگار کچھ کردار کو پیش کرنے میں خود اظہار ناگواری کرتا ہے۔ لیکن قاری کو وہ کردار پسند آتا ہے۔ یعنی ناول کے قاری کا جذباتی لگاؤ جدا گانہ ہوتا ہے۔ اسی بنا پر پسند اور ناپسند ہونے کی بات میں مختلف ہوتی ہے۔

اردو ناولوں میں " فسانۂ آزاد " کے اندر خوجی کا کردار اگرچہ محض خیالی کردار ہے۔ لیکن اس کردار کے اندر بھی وہ کیفیت ہے کہ وہ ذہنوں کو متاثر کرتی ہے۔
ناول کے اندر زندگی کا جو تصویر پیش کیا جاتا ہے اس میں انسانی فطرت کے لئے درس عمل

موجود ہوتا ہے۔ جس سے علم اور تجربہ حاصل کیا جاتا ہے۔ ناول کو زندگی کا ادبی آئینہ کہا جاتا ہے۔ اس آئینہ کے ذریعہ زندگی کا عکس دیکھنا ممکن ہوتا ہے۔ اس طرح فنی اعتبار سے ناول نگار زندگی کے حقائق کو بیان کرنے کا ایک بہترین صنف ہے۔ ناول کے اندر پیدائش، موت، محبت اور دیگر جذبات کا بیان فطری اور علامتی طور پر کیا جاتا ہے جس کے اندر جذبات نگاری، فلسفہ حیات، فن کاری موجود ہوتی ہے۔

منشی پریم چند کے ناولوں میں دیہاتی زندگی کا عکس نظر آتا ہے۔ نذیر احمد کے ناولوں میں معاشرتی اصلاح اور اس سے متعلق مسائل ملتے ہیں۔ اس طرح ہر ایک فنکار اپنے مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں ناول کے اندر زندگی کی تصویر پیش کرتا ہے۔

خدیجہ مستور نے ناول "آنگن" میں یوپی کے ایک عام گھرانے کی تصویر پیش کی ہے کہیں بھی غیر فطری انداز نہیں ہے۔ اتفاقات کے سہارے کہانی کو آگے نہیں بڑھایا ہے۔ بلکہ خدیجہ مستور کے مشاہدات کی گہرائی جھلکتی ہے۔ ناول "آنگن" کے واقعات اس قدر حقیقی معلوم ہوتے ہیں کہ قاری محسوس کرتا ہے کہ وہ بھی عالیہ کے گھر کا ایک فرد ہے۔ یا عالیہ کے گھر میں کھڑا ہو کر سارے واقعات کو خود اپنی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔

خدیجہ مستور نے لکھنؤ کی تہذیب و تمدن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اس تہذیب کے عروج و زوال کے اسباب و عوامل کو فنی شکل دے کر ناول کی صورت میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اگرچہ ناول آنگن میں کوئی بڑا فلسفہ بیان نہیں ہوا ہے۔ لیکن معاشرتی زندگی کی سچی تصویر ضرور نظر آتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ناول اور زندگی کے درمیان ایک اہم تعلق اور رشتہ ہے۔ اس طرح کہ ناول نگاری صلاحیت اور اجاگر کرنے میں کامیاب ہوتا ہے جب اس کی صلاحیت ناول کے عناصر کو برتنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ